## سوال

(422) شفعہ کا حق دار کون ہے؟

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زید نے اپنی زمین، جس کے قطعات متعددہ ہیں، بعض عمرو کی زمین سے متصل ہیں اور بعض بکر وغیرہ کی زمین سے، خالد کے ہاتھ فروخت کردی، جو قوم کا حجام دوسرے محلہ کا باشندہ ہے۔ اب عمرو نے بکر وغیرہ دیگر شرکائے شفعہ کی اجازت اور رضامندی سے دعویٰ حق شفعہ کیا، بلکہ بکر وغیرہ اس امر میں عمرو کی امداد شفعہ دلانے میں کرتے ہیں۔ اب شفیع کا شفیع بن کر مستحق شفعہ اس زمین بیعہ غیر اتصالی کا، جس کا شفعہ بکر عمرو کو دے چکا ہے، ہوسکتا ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

---

# الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حق شفعہ اسی شخص کو پہنچتا ہے جو زمین بیعہ میں یا اس کے کسی حق (راستہ وغیرہ) میں شرکت رکھتا ہو اور جو شخص ان دونوں میں سے کسی میں شرکت نہ رکھتا ہو، اس کو حق شفعہ نہیں پہنچتا۔

"فاذا وقعت الحدود وصرفت الطرق فلا شفعة" [1] (صحیح بخاري)

''پھر جب حد بندی ہوجائے اور راستے الگ الگ ہوجائیں تو پھر کوئی شفعہ نہیں ہے''

حنفی مذہب میں اس شخص کو بھی حق شفعہ پہنچتا ہے، جو نہ نفس بیع میں شریک ہو اور نہ اس کے کسی حق میں، لیکن زمین بیعہ کا جار ملاصق ہو، جب یہ بات معلوم ہوئی تو اب جاننا چاہیے کہ بکر وغیرہ جو زمین بیعہ کے بعض قطعات کے جار ملاصق ہیں، ان کو از روئے مذہب حنفی صرف انھیں بعض قطعات میں جو ان کی زمین کے متصل ہیں، حق شفعہ پہنچتا ہے، نہ عمرو کو جس کی زمین کو ان قطعات سے اتصال تک نہیں ہے، تو اس صورت میں عمرو ان قطعات مذکورہ میں اصالتاً مدعی شفعہ نہیں ہوسکتا۔ ہاں اگر بکر وغیرہ اصالتاً مدعی شفعہ ہوں اور عمرو کو اس مقدمہ شفعہ کا وکیل بنائیں تو عمرو صرف وکالتاً اس مقدمہ کی پیروی کرسکتا ہے وبس۔ کتبہ: محمد عبد اللہ۔

---

[1]۔ صحیح البخاري رقم الحدیث (8099) صحیح مسلم رقم الحدیث (1608)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

# [مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری]

**کتاب البیوع، صفحہ: 640**

محدث فتویٰ